Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ ۲۵ تبلیغ ۱۳۵۷ہش ۲۵ فروری ۱۹۷۸ء | نمبر ۴۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

تین روز سے انفلوئنزا کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۲۴ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی علالتِ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے اور احبابِ جماعت حضور کا ایمان افروز خطبہ سننے اور حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے سے محروم رہے۔

حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں سورہ جمعہ کی آیات ھو الذی بعث فی الامیین ... و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم تلاوت فرمائیں اور پھر بڑے دلنشین پیرایہ میں ان کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں جو عظیم روحانی انقلاب بپا کیا تھا اس کے دو دَور مقدر تھے اور آپ دو جماعتوں کے معلم قرار پائے جن میں سے ایک نے آخری زمانہ میں ظاہر ہونا تھا اور اس نے آپ کے ایک عظیم روحانی فرزند یعنی مہدی موعودؑ کے ذریعہ آپ کی برکات کو حاصل کرنا تھا۔

آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ وہی جماعت ہے جسے خدا نے اس زمانہ میں احیائے اسلام کے لئے قائم کیا ہے اور جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم پیشوا۔ قرآن مجید جیسی کامل کتاب اور اس زمانہ میں مسیح موعود جیسا راہنما حاصل ہے اور جسے خلافت جیسی عظیم نعمت سے نوازا گیا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اس مقام کی اہمیت کو پہچانے اور پھر اس کے مطابق اپنے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔ ہمیں جو نشانات عطا کئے گئے ہیں ان کے ذریعہ ہمیں اپنے نفوس کا تزکیہ کرنا اور پاکیزگی کو اپنا شعار بنانا چاہیئے اور ہمیشہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

ربوہ ۲۴ تبلیغ۔ آج صبح یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام (باقی صفحہ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پنڈلی کی ہڈی کے اوپر چوٹ آ گئی تھی علاج میں صرف چند گھنٹے کی تاخیر کی وجہ سے زخم بڑھ گیا اور اس میں شدید انفیکشن پیدا ہو گیا۔ یہ زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کی یہ تکلیف جلد دور فرما دے اور حضور کو دیگر نمازوں اور جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ تشنہ روحیں حضور کی زیارت اور حضور کے کلماتِ طیبات سننے کے لئے ترس رہی ہیں۔

گذشتہ دو ہفتوں کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی دیگر اہم دینی مصروفیات کے ساتھ ساتھ دوستوں کو بڑی تعداد میں ملاقات سے نوازا چنانچہ ۹ فروری/تبلیغ کو ایک ضلع سے قریباً ساڑھے تین صد احباب ملاقات کے لئے تشریف لائے ان میں ایک سو کے قریب ہمارے دوست بھی تھے۔ ۱۶ فروری کو اڑھائی تین صد کے قریب احباب تشریف لائے جن میں اسّی کے قریب ہمارے دوست تھے۔ ۱۷ فروری کی شام کو باوجود اس کے کہ دن بھر بارش ہوتی رہی ایک ضلع سے سوا صد احباب ملاقات کے لئے تشریف لائے ان میں سے چالیس سے زائد افراد غیر از جماعت تھے۔ گذشتہ پیر مورخہ ۲۰ فروری کو ساڑھے تین صد کے قریب دوست ملاقات کے لئے تشریف لائے ان میں سے ایک خاصی تعداد غیر از جماعت دوستوں کی تھی حضور ساڑھے نو بجے سے سوا دو بجے دوپہر تک مسلسل ان سے ملاقات فرماتے رہے۔ اس دوران اللہ تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک جاری رہنے والے فیوض و برکات و انوار اور قیامت تک کے مسائل حل کرنے والی شریعت قرآن کریم کے علوم و معارف کا بتفصیل ذکر فرماتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالتِ طبع کے باوجود علاوہ دیگر اہم دینی مصروفیات کے ۵۷۰۴ خطوط ملاحظہ فرمائے اور اس عرصہ میں دفتر سے ۱۹۰۷ خطوط روانہ کئے گئے۔

ایک اہم اعلان

اطفال، ناصرات اور چھوٹے احمدی بچوں کی نئی شرح چندہ وقفِ جدید

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب اطفال، ناصرات اور چھوٹے بچوں کے چندہ وقفِ جدید کی کم از کم شرح ۱۲/۰۰ روپے سالانہ ہے۔ ادائیگی کا بہتر طریق یہ ہے کہ طفل، ناصرہ یا چھوٹا بچہ خود اپنے ہاتھ سے ماہ بماہ کم از کم ایک روپیہ چندہ وقفِ جدید محصّل کو دے تاکہ ان کے دل میں بچپن سے ہی یہ احساس پیدا ہو کہ اسلام کی اشاعت کے لئے ہمیشہ مال و جان کی قربانیاں پیش کرنا ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ ۳۱ مارچ، یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۸ء کو ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو گی۔ نمائندگان کے اسمائے گرامی بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ مارچ مقرر کی گئی ہے اس تاریخ تک جملہ نمائندگان کے ناموں کی اطلاع امراء مقامی کی وساطت سے ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ تبلیغ ۱۳۵۷ھش
۲۵ فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قدرتی آفات کا مقابلہ"

روزنامہ "امروز" لاہور نے اپنے ۲۳ فروری ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں "قدرتی آفات کا مقابلہ" کے زیرِ عنوان پاکستان میں گزشتہ سالوں کے دوران آنے والے سیلابوں اور اُن کی تباہ کاریوں کا ذکر کرنے کے بعد قومی اور بین الاقوامی سطح پر سیلابوں کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کرنے اور تدابیر عمل میں لانے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ معاصر مذکور نے مؤثر اقدامات اور تدابیر عمل میں لانے کا احساس صدرِ مملکت جناب فضل الٰہی چوہدری کے اُس افتتاحی خطاب کے ضمن میں دلایا ہے جو موصوف نے پچھلے دنوں لاہور میں عالمی موسمیاتی تنظیم اور استوائی طوفان سے متعلق کمیشن کے پینل کے پانچویں مشترکہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ بقول معاصر مذکور صدرِ مملکت نے اعلان فرمایا کہ سیلابوں اور طوفانوں پر قابو پانے کے لئے ماہرین کی سفارشات پر عملدرآمد کے سلسلہ میں بین الاقوامی سطح پر جو بھی تدابیر اختیار کی جائیں پاکستان اُن میں بدل و جان حصہ لے گا اور اس ضمن میں اسے جو ذمہ داری بھی سونپی گئی اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ نبھائے گا۔ اس ضمن میں آپ نے پاکستان میں پے در پے آنے والے سیلابوں سے ہونے والے نقصانات سے پینل کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ:-

"وادیٔ سندھ طویل عرصہ سے سیلاب کی زد میں رہی ہے۔ حالیہ برسوں میں تو سیلاب کے باعث بڑی تباہی ہوئی۔ ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۹ء کے درمیانی عرصہ میں جو سیلاب آئے ان میں ۵۳ ہزار انسانی جانیں تلف ہوئیں، دو کروڑ اسّی لاکھ افراد کا گھر بار اُجڑا، ڈھائی کروڑ ہیکٹر اراضی زیرِ آب آئی، چالیس لاکھ مکان اور عمارتیں تباہ ہوئیں یا انہیں نقصان پہنچا۔ اگست ۱۹۷۳ء کے قیامت خیز سیلاب سے ایک کروڑ افراد متاثر ہوئے اور چالیس کروڑ روپے کا مالی نقصان ہوا۔ ۱۹۷۶ء میں سیلاب کے سبب پچاس کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ ہر مرتبہ سیلاب کے بعد نقصانات کے ازالے اور تعمیرِ نو کا مرحلہ درپیش ہوا اور میسّر وسائل کو اس غرض سے وقف کرنا پڑا۔"

سیلابوں کی تباہ کاریوں کے اِن اعداد و شمار پر تبصرہ کرتے ہوئے روزنامہ "امروز" اپنے اداریہ میں رقمطراز ہے:-

"۱۹۶۱ء سے پہلے کے سیلابوں کی تباہ کاری اور نقصان رسانی کا بھی حساب کریں تو بڑی دلدوز اور زہرہ گداز صورت اُبھرتی ہے۔ سیلاب کا چکّر ابھی ختم نہیں ہوا اس لئے کچھ نہیں کہا جا سکتا مستقبل اپنے بطن میں کیا لا رہا ہے۔ دریا اور ندی نالے برسات کے موسم میں طغیانی پر آ کر کیا آفت ڈھاتے ہیں۔"

اس کے بعد معاصر مذکور نے سیلابوں، سمندری طوفانوں اور زلزلوں کو پورے عالمِ انسانی کے لئے ایک چیلنج قرار دیتے ہوئے اِس امر پر زور دیا ہے کہ تمام ممالک کو اپنے سائنسی، فنّی اور مالی وسائل کو یکجا کر کے ان ارضی و سماوی آفات کا سدِّباب کرنا چاہیئے اور یہ کہ اگر سب ممالک باہم مل کر اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اُٹھا کر مشترکہ کوششیں بروئے کار لائیں تو ارضی و سماوی آفات کا سدِّباب ہو سکتا ہے چنانچہ وہ رقمطراز ہے:-

"سابق تلخ تجربات اور آئندہ سے متعلق خدشات کو ملحوظ رکھیں تو یہ طے کرنا مشکل نہیں رہتا کہ ہمیں سیلاب اور دوسری قدرتی آفات پر قابو پانے کے لئے اپنے طور پر بھی تدبیر کرنی چاہیئے اور بین الاقوامی سطح پر بھی جو مساعی ہو رہی ہیں ان میں بھی شریک و معاون ہونا چاہیئے۔ سیلاب، سمندری طوفان اور زلزلے پورے عالمِ انسانی کے لئے چیلنج کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگر تمام ممالک اپنے سائنسی، فنّی اور مالی وسائل کو باہم مل جُل کر بروئے عمل لائیں اور ایک دوسرے کی بے لوث دستگیری کریں تو کئی ایک ارضی و سماوی آفات کا سدِّباب ہو سکتا ہے۔"

جہاں تک سائنسی، فنّی اور مالی وسائل کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر بروئے کار لا کر سیلابوں، سمندری طوفانوں اور زلزلوں کی تباہ کاریوں کو کم کرنے اور ان سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنے کا تعلق ہے ہمیں معاصر مذکور سے پورا پورا اتفاق ہے۔ تمام دنیا کے ملکوں کو مل کر وسائل یکجا کر کے باہمی تعاون سے ضرور ایسے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا چاہیئے جن سے ان قدرتی آفات کی وجہ سے ہونے والے نقصان سے بچا جا سکے تاہم معاصر مذکور نے صورتِ حال کا خالص مادی نقطۂ نگاہ سے جائزہ لینے پر اکتفا کیا ہے حالانکہ اسلام کی رُو سے ان آفاتِ سماوی کا ایک دینی اور روحانی پہلو بھی ہے اور اسے مادی پہلو پر تقدم حاصل ہے۔ اسے نظر انداز کر کے ان سے حقیقی اور کلّی بچاؤ کی امید رکھنا عبث ہے۔

جہاں تک اِن ارضی و سماوی آفات کے رُونما ہونے کا تعلق ہے یہ قوانینِ قدرت کی کارفرمائی کے نتیجہ میں ہی رونما ہوتے ہیں لیکن ہوتے ہیں اس کائنات اور اس کے محکم و ابلغ نظام کے بنانے اور پیدا کرنے والے خدائے قادر و عزیز کی منشاء اور ارادے کے مطابق۔ خدا تعالیٰ جسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اور جس کے قبضۂ قدرت و تصرّف سے کوئی چیز باہر نہیں اور جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں ارحم الراحمین ہے، وہ اپنے بندوں پر بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہ ظالم نہیں ہے، وہ کھجور کی گٹھلی کی لکیر یا اس کے نیچے سے سوراخ کے برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کے باوجود جب ارضی یا سماوی آفات نازل ہوتی ہیں اور ان کے نتیجہ میں انسانوں اور ان کی املاک پر تباہی و بربادی مسلّط ہوتی ہے تو وہ اپنی جانوں پر بندوں کے اپنے ظلم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب وہ اُس کی نافرمانی کرتے ہیں اور بعض خاص قسم کے ناروا افعال بجا لا کر اور ان سے کسی صورت باز نہ آ کر اپنے آپ کو اُس کی سزا کا مستحق بنا لیتے ہیں تو پھر اُس کا غضب بھڑکتا ہے اور وہ سیلابوں، سمندری طوفانوں، زلازل اور وباؤں وغیرہ کی شکل میں ان پر گرفت کرتا ہے۔ چنانچہ اُس نے قرآن مجید میں بعض نافرمان قوموں اور ان کے سرغنوں اور ان پر آنے والی گرفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۴۱)

ترجمہ:- پس ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے گناہ کی وجہ سے پکڑ لیا۔ سو ان میں سے کوئی تو ایسا تھا کہ ہم نے اس پر پتھروں کا مینہ برسایا اور کوئی ایسا تھا کہ اس کو کسی اور سخت عذاب سے پکڑ لیا اور کوئی ایسا تھا کہ ہم نے اسے غرق کر دیا۔ اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

اندریں صورت یہ امر ازبس ضروری ہے کہ ظاہری اور مادی تدابیر کے ساتھ ساتھ روحانی تدابیر بھی بروئے کار لائی جائیں اور وہ یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے باز آ کر اور حقیقی توبہ کو اپنا شعار بنا کر اُسے راضی کیا جائے تا وہ رجوع برحمت ہو اور وہ اقوامِ عالم اور ان کے افراد کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔

اس ضمن میں یہ بھی ضروری ہے کہ معلوم کیا جائے کہ کن باتوں سے انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر اس کے غضب کا مورد بنتا ہے۔ ایسے تمام افعال کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وضاحت کر دی ہے۔ اُس نے اُن قوموں کا ہی ذکر نہیں کیا ہے جو زمینی اور آسمانی آفات کا نشانہ بنیں بلکہ اُن کے جرائم، معاصی اور کرتوتوں کا بھی ساتھ ہی ذکر کیا ہے تاکہ بعد میں آنے والی قومیں اور افراد اُن سے مجتنب رہ کر اپنے آپ کو خدا کی پناہ میں لا سکیں۔

معروف معاصی اور نافرمانیوں سے بچنا چنداں مشکل نہیں ہوتا البتہ بعض ناروا افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں لوگ اپنی گمراہی کے سبب نیک کام سمجھ کر کرتے ہیں اور پھر ان میں اتنی شدّت اختیار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو بھی پھلانگ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے لیتے ہیں۔ اکثر و بیشتر ایسے ناروا افعال ہی ارضی اور سماوی آفات کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قوموں اور ان کی اصلاح کے آسمانی نظام کے ضمن میں ایسے ناروا افعال کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ان افعال سے بچنا بھی بدرجہ اولیٰ ضروری ہوتا ہے۔

بہرحال ارضی و سماوی آفات اور اُن کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہنے کے لئے مادی تدابیر کے ساتھ ساتھ ایسے ناروا افعال اور ہر قسم کے معاصی سے بچنا اور خاص تعہّد کے ساتھ نیک اعمال بجا لانا اور اللہ اور رسولؐ کی فرمانبرداری اختیار کرنا ازبس ضروری ہے۔ استغفار، توبہ اور دعاؤں کے ذریعہ ہی اس کی توفیق مل سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کا تیسرا جلسہ سالانہ

مرتبہ مکرم بہادر خان صاحب لکھو کھر حال نزیل ہیمبرگ مغربی جرمنی

تبلیغی سرگرمیاں تصویری زبان میں

کھانے کے تھوڑے عرصہ کے بعد رات 9.25 پر ایک بہت ہی دلچسپ پروگرام شروع ہوا۔ مکرم امام حیدر علی صاحب ظفر نے حاضرین کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی بعض سلائیڈز دکھائیں۔ یہ سلائیڈز اسکولوں کے مختلف گروپوں کے مسجد میں بیٹھنے اور محترم امام کی اسلام کے متعلق سوال وجواب کی تصاویر تھیں۔ بعض سلائیڈز چرچ (ELMSHORN CHURCH) کے ہال میں تقاریر کرنے کے موقعہ کی تھیں۔ بعض شہریوں کا ایک گروپ کی شکل میں مسجد میں آنے اور ان مواقع پر تقسیم لٹریچر اور ان لوگوں سے محترم امام صاحب کے سوال وجواب کی تصاویر تھیں پھر ایک سکول کی لائبریری کے لئے اسکول کے ٹیچر کو قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ دینے کا منظر نظر آیا۔ بعض سکولوں میں تقاریر کرنے کی سلائیڈز بھی تھیں۔ کلاسوں کے تختہ سیاہ پر کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا نظر آیا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ بعض دفعہ تو بچوں نے اپنی کاپیوں پر بھی کلمہ طیبہ کے الفاظ نقل کرلئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل خاص سے ان کے دلوں پر جلد از جلد کلمہ طیبہ تحریر فرما دے۔ آمین۔

الغرض یہ دلچسپ پروگرام رات کو 10.45 پر ختم ہوا۔

دوسرا دن

باجماعت نماز تہجد اور غلبہ اسلام کیلئے دعائیں

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ صبح ساڑھے چھ بجے مکرم امام حیدر علی صاحب ظفر نے نماز تہجد پڑھائی جس میں خشوع وخضوع کے ساتھ غلبہ اسلام کے لئے دعائیں کی گئیں۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد آپ نے قرآن مجید کا درس دیا جس میں آپ نے سورۃ الفرقان کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور اس میں مذکور عباد الرحمٰن کی صفات کو بیان کیا کہ وہ زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں۔ اور جب ان کا جاہلوں سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ سلام کہہ کر جھگڑے سے پہلو تہی کی کوشش کرتے ہیں وہ اپنے رب کے حضور رات سجدہ اور قیام میں گزارتے ہیں۔ اور جب وہ خرچ کرتے ہیں تو اسراف سے کام نہیں لیتے اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ

اجلاس چہارم

یہ اجلاس صبح ۱۰.۴۵ پر زیر صدارت محترم منصور احمد صاحب امام مسجد فرینکفرٹ منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز محترم افتخار احمد صاحب بھٹی نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ اس کے بعد خواجہ رفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح پاکؑ کا منظوم کلام "حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا بعد ازاں محترم عبدالرحیم احمد صاحب نے "نافلہ موعود کا دور" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک موعود پوتے کی خوشخبری دی تھی۔ اور یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں پوری ہوئی۔ دور نافلہ موعود کا آغاز ۸/۹ نومبر کی درمیانی شب کو حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد ہوا

اللہ تعالیٰ نے نافلہ موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو قبولیت دعا کے نشان سے نوازا۔ آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں بیماروں نے شفا پائی اور بے اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے اولاد نرینہ عطا فرمائی۔ آپ ہی کے دور میں حضرت مسیح موعودؑ کا الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" لفظ بلفظ پورا ہوا۔ یعنی گیمبیا کے سربراہ مملکت مسٹر ایف۔ ایم سنگھاٹے مرحوم نے درخواست پیش کر کے حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کی خاطر ایک ٹکڑا حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بعض تحریکوں کا ذکر کیا اور احباب سے گزارش کی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور حضور کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اس کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب چوہدری فرانکفرٹ نے "ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اقوال زریں احباب جماعت کو سنائے۔ آپ نے کہا کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نوجوان قوموں کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ ہم جو اللہ تعالیٰ کے فضل خاص سے احمدی مسلمان ہیں۔ ہمارا کام پوری دنیا کو دین محمد مصطفےٰ سے روشناس کرانا ہے اور یہ کام اس وقت تک پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہم اپنی اصلاح نہ کریں۔

ہمارا ہر قدم ہر میدان میں پہلے سے آگے ہونا چاہیئے۔ ہم جو مغربی جرمنی میں رہ رہے ہیں۔ ہمیں نمایاں کردار۔ حسن سلوک اور اخلاق پیش کرنا چاہیئے ہمیں جماعت کی ہر تحریک اور ہر مساعی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے آخر میں آپ نے درویش فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول کروائی۔

اس جلسہ کے آخر میں صدر جلسہ مکرم منصور احمد خان صاحب نے "تثلیث اور مسئلہ نجات" کے عنوان پر ایک مؤثر و مدلل تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم بائیبل اور عقل انسانی کی رُو سے اس مسئلہ کا رد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ پرانے عہدنامے میں بھی ایک خدا کا ذکر ہے جبکہ عیسائیت کے مختلف حلقوں نے بتدریج اس نظریہ کو بدل کر تین خداؤں کا عقیدہ پیش کیا۔ جس میں ہر ایک کو برابری دیتے ہیں۔ اس نظریہ سے یا تو تینوں کو نامکمل تسلیم کرنا پڑے گا یا پھر ان تین ناموں کی ضرورت نہیں

عیسائیت کے نجات کے نظریہ کفارہ کو رد کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اگر تھوڑی دیر کے لئے تسلیم بھی کرلیا جائے کہ حضرت آدم سے کوئی غلطی سرزد ہوئی تھی تو بھی یہ امر خلاف عقل ہے کہ اس کے نتیجہ میں آدم کی نسل گناہگار ہوئی۔ اور بائیبل کی رو سے یہ غلطی نیکی اور بدی کی پہچان سے قبل ہوئی۔ سو اس کو گناہ سے موسوم نہیں کیا جاسکتا نہ ہی اس سے سزا کے مستحق آپ ٹھہرتے ہیں۔

عیسائی عقیدہ نے خدا کی صفت عدل کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے گناہگار انسانی کی سزا کو ضروری جان کر اس کی سزا مسیح کو دی ہے حالانکہ بائیبل کی تعلیم کی روشنی میں جو کوئی گناہ کرے گا اسے سزا دی جائے گی۔ اور اگر دوسرے کو سزا دی جائے تو گویا اللہ تعالیٰ کی یہ صفت زیادہ شدت سے زد میں آئے گی۔

بائیبل کی رو سے حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کے گناہ کی سزا یہ بیان کی گئی ہے کہ جب بھی حوا کی کوئی بیٹی بچہ جنے گی تو وہ درد کے ساتھ جنے گی۔ اور آدم کا کوئی بیٹا بھی محنت اور مشقت کے ساتھ روزی کمائے گا۔ تو اگر یسوع مسیح سب کی سزا بھگت چکے ہیں۔ تو ابھی تک یہ سزا کیوں جاری ہے۔

اس عقیدہ کا مرکزی نقطہ تو یہی ہے کہ مسیح صلیب پر فوت ہوئے ہیں اور اگر وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو اس نظریہ کا رد ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس نظریہ کا رد قرآن کریم سے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی سچائی کے کئی الہامات اور نشانات پا کر کیا اور اپنی جماعت کو یہ مرکزی نکتہ دیا کہ تم عیسائیوں کو ثابت کرو کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں لیکن صلیب پر نہیں فوت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس اجلاس کا اختتام 12.45 بجے ہوا۔

اجلاس پنجم

یہ اجلاس زیر صدارت مکرم امام حیدر علی صاحب ظفر منعقد ہوا۔ اس اجلاس کا آغاز 7.20 بجے دوپہر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فضل احمد صاحب طاہر نے کی۔ بعد ازیں محترم محمد یاسین صاحب اختر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے" خوش الحانی سے سنایا۔ اجلاس کے شروع میں ایک جرمن سکول ٹیچر MR. MICHL نے احباب سے خطاب کیا۔ MR. MICHL ہیمبرگ سے 47 کلومیٹر دور ایک سکول میں ٹیچر ہیں۔ یہ صاحب اوائل ۶۹ء میں ۹ بار مختلف کلاسوں کو مختلف اوقات میں مسجد میں لے کر آئے۔ اور انہی کلاسوں میں محترم امام حیدر علی صاحب ظفر نے اسکول میں جاکر اسلام پر تقاریر کیں۔ MR. MICHL نے اپنے جذبات کا اظہار جرمن زبان میں کچھ یوں کیا "ان دنوں یورپ میں کرسمس منایا جارہا ہے اور لوگ ایک دوسرے کو تحفے دیتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہیں۔ مجھے آپ نے اپنے اس عظیم اجتماع میں مدعو کر کے بہت بڑا تحفہ دیا ہے۔ میں آپ کا دلی طور پر ممنون ہوں۔ میں نے سات سال عیسائیت کی تعلیم حاصل کی تا کہ میں پادری بن سکوں لیکن ان سات سالوں میں مجھے تسکین قلب حاصل نہ ہو سکا۔ میں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم کا مکمل مطالعہ کیا ہے آپ نے کہیں بھی خدا کا بیٹا ہونے کا دعوٰی نہیں کیا بلکہ نبی ہونے کا دعوٰی کیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی تعلیم کی رو سے اسلام عیسائیت سے حضرت عیسےٰ سے زیادہ نزدیک ہے۔ میں نے اسلامی تعلیم کا بھی مطالعہ کیا ہے اس غرض کے لئے میں نے کئی اسلامی مراکز کی ۱۷/۱ وزٹ بھی کی ہے۔ لندن مشن میں عبدالوہاب صاحب آدم سے اسلامی تعلیم پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ نائیجیریا میں بھی مسلم مشن میں گیا اور اب میرا ارادہ ہے کہ ایران پاکستان اور انڈیا بھی جاؤں۔

بعد ازاں نور احمد صاحب بولستاد نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے، اس کے نزدیک ہونے کے لئے پاک ہونا ضروری ہے۔ قربانی سے انسان پاک ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے یہ چیز انسان کی فطرت میں رکھی ہے کہ وہ اپنی خواہش سے یا رضامندی سے قربانی پیش کرے۔ آپ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ یورپین لوگ صرف اپنی خواہش سے مذہب کے علاوہ "اوپرا" میوزک میں کر رہے وقت کے علاوہ دولت بھی خرچ کرنی پڑتی ہے بخوشی کرتے ہیں۔ یہ لوگ تو یہ کام لاعلمی کی بناء پر کرتے ہیں لیکن ہم جو احمدی مسلمان ہیں ہمیں اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کی غرض سے قربانیاں دینی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہم ہر قسم کی قربانیاں دے رہے ہیں لیکن ہمیں اس معیار کو بڑھانا چاہیئے۔

آپ نے بتلایا کہ قربانی دینے میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو خود مختاری دے رکھی ہے۔ حالانکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو زبردستی بھی لے سکتا تھا مثلاً اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسلام کو خود ایک آن میں پوری دنیا میں پھیلا دیتا۔ لیکن نہیں۔ انسان کو خود مختاری دی گئی ہے۔ قربانی کی اللہ تعالیٰ کو ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ خود انسان کی بھلائی کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے بیٹے کی قربانی مانگی تو آپؑ نے اپنے بیٹے کی رضامندی سے بڑی خوشی سے قربانی پیش کر دی۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوش ہو گیا۔ اس نے اس قربانی کو پورے عالم اسلام میں سال میں ایک دفعہ فرض کر دیا۔

آپ نے فرمایا کیا قربانی کوئی بوجھ ہے؟ کمزور ایمان کہہ سکتا ہے لیکن ہم احمدی مسلمان جو سچے دل سے آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم بڑی خوشی سے ہر قربانی دینے کا مضبوط عزم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عزم کو برقرار رکھنے کی ہر وقت توفیق دے۔ آمین۔

اس کے بعد Mr. MUBARAK OSEI KWA تانڈ متعلم ام الاحمدیہ ہیمبرگ نے ایک مختصر تقریر کی اور فرمایا کہ ہمیں جو احمدی مسلمان ہیں۔ جن پر فرض عاید ہوتا ہے کہ ہمیں پوری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانا ہے چاہیے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنی اصلاح کریں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں یورپ کے ترقی یافتہ ملک میں رہنے کا موقع ملا ہے ہمیں چاہیئے کہ کوئی ہم پر انگلی نہ اٹھا سکے۔

بعدہٗ مکرم ملک شریف احمد صاحب نے خوش الحانی سے حضرت المصلح الموعودؓ کا منظوم کلام "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے۔" سنایا۔

2.35 بجے بعد دوپہر محترم صدر جلسہ و امام مسجد فضل عمر ہیمبرگ نے احباب جماعت سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "الوصیت" کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جن کی رو سے اللہ تعالیٰ سے بشارت پا کر حضرت مسیح پاکؑ نے نظام وصیت کا اجراء فرمایا۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مسیح پاکؑ کی اس کتاب سے دعا پڑھ کر سنائی۔ اور دوستوں کو تلقین کی کہ اس نظام میں جوق در جوق اور بڑھ چڑھ کر شامل ہوں۔ اس طرح ہم اپنی قربانیاں بڑھا سکیں گے۔ آپ نے بیعت کی شرائط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں دین کو دنیا پر ہر لحاظ سے مقدم رکھنا ہے۔ جب ہم اس عارضی زندگی کے لئے بہت ہی ساز و سامان کرتے ہیں تو ہمیں ابدی زندگی کے لئے بھی فکر کرنی چاہیئے محترم امام صاحب نے احباب جماعت سے پرزور اپیل کی کہ انہیں وصیت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے ہم خدا کی ایک برگزیدہ جماعت ہیں اس لئے ہمیں اشاعت اسلام کے لئے قربانیاں دینی چاہیئیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نظام پر عمل کرنے کی جلد از جلد توفیق عطا فرمائے آمین۔ اس کے بعد آپ نے بیرونی جماعتوں سے آنے والے مہمانوں منتظمین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دوسرے شہروں میں جانیوالے احباب کے لئے بخیر و خوبی منزل مقصود پر پہنچنے کی دعا کی جس کے بعد بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ اجتماعی دعا ہوئی جو آپ نے ہی کروائی۔

اس کے بعد اجتماعی کھانا ہوا اور بعد ازاں احباب کو واپس جانے کی اجازت دی۔ اس طرح یہ تیسرا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل، حضور کی دعاؤں اور دیگر بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ماہنامہ
ربوہ
مصباح

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز ..... اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے خریداری بڑھائیے قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانت خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار رہے ہیں۔

(مدیرہ)

بچوں کی تربیت کا آسان اور مؤثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں

تشحیذ الاذہان

پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ دلچسپ اور نہایت مفید رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔ سالانہ قیمت صرف دس روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

جلسہ سالانہ کے لئے جو مہمان خانہ تعمیر ہوا ہے ابھی اس کا ایک حصہ تعمیر ہونے والا باقی ہے جس کے لئے نوے ہزار کے قریب مزید رقم کی ضرورت ہے لجنات سے استدعا ہے کہ وہ جلد سے جلد یہ چندہ زیادہ سے زیادہ جمع کریں۔ جلسہ سالانہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس چندہ کی جلد ادائیگی کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ مہمان خانہ کی تکمیل کے بعد تین سو روپیہ دینے والی بہنوں کے نام کندہ کروائے جائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی
کا فرض ہے کہ وہ الفضل روزنامہ خود خرید
کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ دوسروں کو پڑھنے کیلئے دے

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۴۶۱

میں حفیظہ بیگم زوجہ غلام قادر صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن گوٹھ علم دین ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۷ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۰۰/- روپے

۲۔ سونا ایک تولہ ۵۴۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی جاؤں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حفیظہ بیگم زوجہ غلام قادر صاحب ساکن گوٹھ علم الدین P.O حسن ذیر ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد۔ نذیر احمد وصیت ۱۹۴۳۸ ناصر آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم وصیت ۲۱۰۴۷ ناصر آباد اسٹیٹ۔

مسل نمبر ۲۳۴۶۲

میں نور احمد اعوان ولد غلام محمد صاحب۔ قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال۔ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن ڈھانگری مرزا ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۷ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نور احمد ولد غلام محمد صاحب۔ ۵ ہیر بھیٹ مرزا ڈھانگری ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین صدر اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد صغیر احمد حبیبہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۴۶۳

میں فاطمہ بیگم زوجہ ملک فخر الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کنجاہ ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۷ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی وزنی ایک تولہ ۳ ماشہ مالیت ۹۰۰/- روپے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰/- روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فاطمہ بیگم۔

گواہ شد۔ ملک منور احمد ولد ملک عبد الرحمن صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

گواہ شد۔ ملک فخر الدین خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۴۶۵

میں رسول بی بی بیوہ محمد اقبال صاحب۔ قوم رندھاوا پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱/۷۷ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ ۱۰۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر ۲۲ روپے خاوند سے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ بچوں سے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رسول بی بی بیوہ محمد اقبال صاحب حیدرآباد۔

گواہ شد۔ عبد الستار امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۳۴۶۶

میں نور الدین اولابیلو ولد بشیر الدین بیلو صاحب پیشہ TRADER عمر ۴۴ سال بیعت ۱۲/۶۶ ساکن NIJERIA نائیجیریا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷۷ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰۰۰/- نیرا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نور الدین اولابیلو ولد بشیر الدین اولابیلو۔

گواہ شد۔ مفتی احمد صادق 23- Lagos Road Igilaw oda

گواہ شد۔ ایس۔ آر۔ خورشید لیگوس Lagos

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی ممانی صاحبہ شالیمار ٹاؤن لاہور بوجہ درد دل اور پیٹ کی گیس بیمار رہتی ہیں نیز خاکسار کی والدہ بینائی کی کمزوری میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الرشید تبسم کارکن وقف جدید ربوہ)

۲۔ خاکسار چند محکمانہ اور گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مقبول احمد بھٹی
لنک نہر کالونی
منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

ٹینڈر نوٹس

پرسنٹیج / آئٹم ریٹ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے مطلوب ہیں جنہوں نے فلیس ٹھیکیداری برائے سال ۱۹۷۸ء جمع کرادی ہو ٹنڈر کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۲ء اور پبلک ہیلتھ بجلی کے کام شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۴ء کے مطابق لیے جاویں گے۔ فارم تاریخ ۲/۲۷ کو دفتری اوقات میں ڈویژنل ہیڈ کلرک کو مقررہ قیمت ادا کرنے پر جاری کئے جائیں گے اور یہ رقم ناقابل واپسی ہوگی۔ ٹنڈر مورخہ ۲/۲۸ کو بوقت ساڑھے بارہ بجے (۱۲-۳۰) بعد دوپہر ان ٹھیکیداروں یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو وقت مقررہ پر موجود ہوں گے۔

ٹنڈر بلا زر ضمانت، مشروط یا بذریعہ ٹیلیگرام قابل قبول نہ ہوگا۔ زر ضمانت بشکل چالان خزانہ یا کال ڈیپازٹ قبول کی جائے گی۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
I	مویشیوں کی افزائش نسل کا فارم خوشاب تعمیر برائے ہلکنگ شیڈ۔ ہلکنگ سٹور۔ ریکارڈ فارم ۴۴ عدد بل ہاؤسز اور ۴ عدد پیڈکس بمعہ اندرونی سروسز۔	۸۰۰۰۰۰/-	۱۶۰۰۰/-	۶ ماہ
II	پنجاب میں ۱۰۰ عدد بنیادی ہیلتھ یونٹ کی تعمیر (سرگودھا ڈویژن میں ۲۰) بمعہ اندرونی اور بیرونی سروسز۔			
	(۱) بنیادی ہیلتھ یونٹ بمقام کفری	۳,۹۰,۰۰۰/-	۷۸۰۰/-	۶ ماہ
	(۲) بنیادی ہیلتھ یونٹ بمقام پلونیں	۳,۹۰,۰۰۰/-	۷۸۰۰/-	۶ ماہ
III	پنجاب میں ۱۷۵ عدد بنیادی ہیلتھ یونٹ کی تعمیر (۲۷ سرگودھا ڈویژن میں)			
	(۱) بنیادی ہیلتھ یونٹ بمقام وجھ	۳,۹۰,۰۰۰/-	۷۸۰۰/-	۶ ماہ

دستخط
ایگزیکٹو انجینئر
سیکنڈ پراونشل بلڈنگز ڈویژن سرگودھا

IPL. 880

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولوی امام الدین صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مولوی امام الدین صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا لمبے عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد ۲۳ر فروری ۱۹۷۸ء بروز جمعرات صبح ساڑھے سات بجے ربوہ میں بعمر قریباً ۶۵ برس وفات پاکر محبوب حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ چونکہ ناسازی طبع کی وجہ سے نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لاسکے اس لئے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید) نے بعد نماز عصر ساڑھے پانچ بجے دفاتر تحریک جدید کے لان میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے بعد ازاں مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے اجتماعی دعا کرائی۔

محترم مولوی امام الدین صاحب مرحوم و مغفور کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سنگاپور میں اور پھر لمبے عرصہ تک انڈونیشیا میں مبلغ اسلام کے طور پر نمایاں رنگ میں خدمت دین کی توفیق بخشی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی محترم عبد الغفور صاحب مرحوم آف ملتان کے صاحبزادے اور سلسلہ احمدیہ کے نامور مبلغ محترم ابو البشارت مولانا عبد الغفور صاحب مرحوم کے داماد تھے۔ بچپن میں ہی قادیان تشریف لے گئے۔ ۱۹۳۳ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور پھر مزید دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر ۱۹۴۶ء میں آپ بغرض تبلیغ پہلے سنگاپور تشریف لے گئے۔ ۱۹۵۰ء میں آپ کو انڈونیشیا میں مبلغ مقرر کیا گیا چنانچہ اس کے بعد آپ نے اپنی قریباً ساری زندگی ہی وہاں خدمت دین میں اور تبلیغ حق میں گذار دی۔ درمیان میں وقفہ وقفہ سے کچھ عرصہ کے لئے وطن واپس آکر پھر انڈونیشیا چلے جاتے رہے حتیٰ کہ آخری بار آپ اگست ۱۹۷۷ء میں اس حالت میں واپس تشریف لائے جبکہ آپ گلے کے کینسر جیسی مہلک مرض میں مبتلا ہو کر بہت کمزور ہو چکے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر آپ کو جلد ہی بغرض علاج ربوہ سے کراچی لے جایا گیا جہاں پر کئی مہینے آپ بغرض علاج مقیم رہے لیکن ہر ممکن علاج کے باوجود تکلیف بڑھتی ہی چلی گئی۔ حتیٰ کہ جب ڈاکٹروں نے آپ کی بیماری کو لاعلاج قرار دے دیا تو پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر وفات سے صرف تین روز قبل ۲۰ فروری کو آپ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز پہلے فیصل آباد (لائل پور) میں اور وہاں سے ربوہ پہنچے۔ گویا آپ میدان جہاد میں ہی بیمار ہوئے اور اس لحاظ سے آپ کی وفات شہادت کا رنگ رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا (صلاح الدین صاحب متعلم ایم۔ اے بیالوجی پنجاب یونیورسٹی لاہور) اور چار بیٹیاں (محترمہ امامہ فرحت صاحبہ، نعیمہ فرحت صاحبہ، حمامہ فرحت صاحبہ اور ثمینہ فرحت صاحبہ) عطا فرمائیں جن میں سے تین بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کا خود حافظ و ناصر اور متکفل ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

گمشدہ کی تلاش

میرا چھوٹا بھائی فیاض احمد ولد سلطان شیر ۲۶ کو پشاور میں گھر سے سکول گیا اور وہاں سے واپس نہیں آیا۔ اگر کسی صاحب کو اس کے بارہ میں کوئی علم ہو تو اسے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ آنے جانے کے اخراجات ادا کر دیئے جائیں گے یا ہمیں اطلاع دیں اور آسے اپنے گھر میں رکھیں۔ پتہ یہ ہے:۔

سپرنٹنڈنٹ سلطان شیر ہیڈ کوارٹر فرنٹیئر کور قلعہ بالا حصار پشاور شہر

فیاض احمد کا رنگ گندمی عمر ساڑھے بارہ سال۔ قد ۵ فٹ ۹ انچ۔ کپڑے سلیٹی رنگ کی پتلون پاؤں میں سرخ رنگ کے بوٹ، دو گرم سویٹر ایک کا رنگ سفید اور دوسرے کا سیاہ آستینوں والے۔ دائیں یا بائیں گھٹنے پر زخم کا نشان۔

(خاکسار ارشاد احمد خان درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

مکرم چوہدری محمد امجد خان صاحب پرنسپل انجنیئر نائیجیریا کی افسوسناک وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نائیجیریا سے مبلغ اسلام مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ مکرم چوہدری محمد امجد خان صاحب پرنسپل انجنیئر ابن محترم ڈاکٹر محمد انور خان صاحب مرحوم (امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ) ۱۲ر فروری ۱۹۷۸ء کو ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ملازمت کے سلسلہ میں نائیجیریا میں مقیم تھے۔ گذشتہ سال کے آخر میں پاکستان ہو کر گئے تھے۔ نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ موصی تھے اور مالی قربانیوں میں بشاشت سے حصہ لیتے تھے۔ حاجتمندوں کی امداد میں بہت خوشی محسوس کرتے اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں سوگوار بیوہ، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں تینوں بچے کم عمر ہیں۔ مرحوم کا جنازہ نائیجیریا سے ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء کی صبح کو بذریعہ طیارہ فیصل آباد پہنچے گا اور وہاں سے ربوہ لایا جائے گا اور انشاء اللہ بعد نماز عصر نماز جنازہ اور تدفین عمل میں آئے گی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان اور عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل ہو۔ آمین

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

محترم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں نہایت مؤثر تقاریر فرمائیں اور اس پیشگوئی کا پس منظر بیان کرنے کے بعد بتایا کہ کس طرح یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں حیرت انگیز رنگ میں پوری ہو کر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اسلام کی صداقت کا ایک عظیم نشان ٹھہری اور پیشگوئی میں بیان کردہ جملہ علامات اور اور پھر حضور کی پاک سیرت نے اس کے لفظ بہ لفظ پورا ہونے کی گواہی دی۔ ساڑھے دس بجے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (جلسہ کی قدرے تفصیلی روداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائے گی)

تشخیص و علاج کے لئے
آپ کا اپنا دواخانہ
صدر دواخانہ
بالمقابل ایوانِ محمود، اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

اعلانِ نکاح

میری بچی عزیزہ ناصرہ افغانی کا نکاح عزیزم چوہدری اجمل جہاں زیب صاحب پسر مکرم چوہدری محمد انور صاحب کے ہمراہ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۷۸ء کو مسجد ناصر ربوہ میں پڑھا۔ عزیزہ ناصرہ افغانی محترم خان میر خان صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(حبیب اللہ خان پسر خان میر خان صاحب مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم میجر ابو یعقوب احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کو سائیکل کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں جن کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(میجر ابو نور احمد مرحوم ۲۲/۹ دارالرحمت وسطی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴